حالاتِ ہنروران

۹۵۲ھ

مصنفہ

دوست محمد

کتابدار بہرام مرزا متوفی ۹۵۷ھ

بسعی

محمد عبداللہ چغتائی عفی عنہ

۱۹۳۶

مولوی محمد عبداللہ صاحب چغتائی پبلشر نے فیروز پرنٹنگ ورکس ۱۱۹ سرکلر روڈ لاہور
میں باہتمام عبدالمجید خان مینجر چھپوا کر لاہور سے شائع کیا۔

مقدمہ

اس مختصر مگر مفید اور واحد قلمی مسودہ کو پہلی مرتبہ روشناس کرانے کا سہرا فاضل ترک محمد آغا اوغلو مدیر مجلہ فنون اسلامیہ (امریکہ) کے سر ہے۔ موصوف نے اسے قسطنطنیہ کے کتب خانہ طوپقپو سرای کے ایک مرقع بہرام مرزا سے حاصل کر کے سنہ ۱۹۳۱ء کی بین الاقوامی نمائش فنون ایران منعقدہ لنڈن کے موقع پر پیش کیا۔ جب میں نے سنہ ۱۹۳۲ء میں برٹش میوزیم لنڈن میں مسٹر ولکنسن (شعبۂ علوم مشرقی) اور ڈاکٹر بنین محافظ شعبۂ ڈرائنگ سے مسلمان مصورین کی قاموس لکھنے کا اپنا ارادہ ظاہر کیا تو ان حضرات نے میرے اس ارادہ کو بہ نظر استحسان ہی نہیں دیکھا بلکہ اس کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کر کے ہر قسم کی اعانت کا وعدہ بھی فرمایا۔ چنانچہ مسٹر ولکنسن نے مجھے اس مسودہ کے فوٹوگراف جو نہایت اعلیٰ نستعلیق خط میں انہیں مذہب و مطلا صفحات پر شامل تھے مستعار دیے۔ میں نے ان کی ایک نقل اپنے افادہ کی غرض سے لے لی اس وقت سے اب تک باوجود تلاش کے اس نسخہ کا کوئی دوسرا مخطوطہ یورپ ہندوستان میں مجھے دستیاب نہیں ہو سکا۔ مولانا دوست محمد اس رسالہ کے مصنف ایک نہایت اعلیٰ مصور اور بے مثل خطاط تھے جو بہرام مرزا کے سرکار میں کتابدار کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ اتفاق سے یہ اوراق بھی بہرام مرزا کے مرقع سے دستیاب ہوتے ہیں جس میں بحیثیت دیباچہ شامل تھے۔ اس لئے میرا قیاس غالباً غلط نہیں کہ یہ اوراق خود مولانا دوست محمد کا اصل اور خود نوشت مسودہ ہیں۔ مسٹر ولکنسن نے اس وقت یہ اطلاع بھی دی تھی کہ رسالہ ہذا عنقریب طبع ہو جائیگا چنانچہ اسی مقصد کا اعلان بعد میں بھی ایک جدید تالیف "ایرانی مصوری" میں کیا گیا جو سنہ ۱۹۳۳ء میں برٹش میوزیم کے انہیں بزرگوں نے شائع کی تھی۔ اس تالیف میں اسی نسخہ کے حصہ نقاشاں کا ترجمہ تو نہیں دیا گیا لیکن مطلب اخذ کر کے اس امر کا اشارا کیا گیا کہ آغا اوغلو اسے بہت جلد شائع کرینگے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اسکی طباعت کی طرف ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی گئی اور نہ مستقبل قریب میں اس کی امید ہو سکتی ہے اس لئے میں اس اہم مسودہ کی ضرورت کا احساس کر کے پہلی مرتبہ اسے شائع کر کے حضرات شائقین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

یہ اوراق دراصل شہزادہ بہرام مرزا بن اسمٰعیل صفوی کے مرقع کا دیباچہ ہیں اور مرقعوں پر ایسے دیباچے لکھے جانے کا رواج ان ایام میں نہایت عام تھا اس لئے مولانا دوست محمد نے اپنی اس تحریر کا کوئی نام نہیں رکھا مگر خاتمہ پر جو قطعۂ تاریخ دیا ہے اس کے آخری مصرع سے تاریخ اختتام بالفاظ "الو الفتح بہرام عادل زنادی" سنہ ۹۵۳ھ برآمد ہوتی ہے بنا بریں میں نے رسالہ کے موضوع اور تاریخ اختتام کو مدِ نظر رکھ کر اس کا نام "حالاتِ ہنروراں" تجویز کیا ہے جس کے عدد ایک کی کمی کے ساتھ سنہ ۹۵۲ھ ہوتے ہیں مگر ایک عدد کی کمی بیشی کو اہلِ تاریخ محسوب نہیں کرتے۔

شاہ اسمٰعیل صفوی کے دونوں فرزند شاہ طہماسپ والئی ایران جس کے عہد میں مسودہ ہذا لکھا گیا اور ابو الفتح بہرام مرزا جس کے کی بدار مولانا دوست محمد نے اس کو تصنیف کیا اپنے زمانہ کے اعلےٰ ماہرین فن خط و تصویر و موسیقی و شعر شمار ہوتے ہیں۔ یہ وہی ابو الفتح بہرام مرزا ہے جس کی پوتی قندھاری بیگم سے شاہجہان کی شادی ۱۰۱۹ھ میں ہوئی تھی۔ مولانا دوست محمد اپنے لئے اس مسودہ میں کاتب اور مصور کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور سکندر منشی مصنف عالم آرائے عباسی نے جس مرقع پر شاہ طہماسپ کے عہد کے خوشنویسوں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں ایک مولانا دوست ہراتی کا ذکر کیا ہے اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اس کا مقصد انہی مولانا دوست محمد ہراتی سے ہے ہم اس بہرام مرزا کے مرقع میں ایک تصویر صفوی شہزادہ اور ساقی کی سرخ اور نیلے رنگوں میں ملتی ہے علی ہذا ایک اور تصویر ایک مرد اور عورت کی ہے۔ دونوں تصویریں مصوری کے نقطۂ نظر سے نہایت اعلیٰ نمونہ کی مانی جا سکتی ہیں مصور کا نام "استاد دوست" درج ہے۔ مرقع ہذا میں اگرچہ دیگر اساتذہ کی تصاویر بھی شامل ہیں جن کی پشت پر عمدہ نمونے خطاطی کے چسپاں ہیں۔ ان میں بھی ایک قطعہ پر لکھا ہے "دوست محمد مصور"۔ ایک اور قطعہ پر "دوست محمد بن نظام الملک" تحریر ہے مگر قسطنطنیہ کے ایک اور کتبخانہ قدیم سرایل کے مرقع کی ایک وصلی پر "دوست محمد بن سلیمان ہراتی" لکھا ہے اگرچہ خط میں کوئی فرق نہیں ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نظام الملک دوست محمد کے والد کا خطاب ہے اور سلیمان نام ہے۔

مجھے دیر سے تلاش تھی کہ کوئی ایسی تالیف دستیاب ہو جسکو خطاطوں مصوروں کا مستقل تذکرہ کہا جا سکے۔ یوں تو خطاطوں کے حالات میں بعض تحریریں ملتی ہیں مگر مصوروں کے سلسلہ میں سوائے ایک ترکی تصنیف "مناقب ہنروران" مصنفہ عالی افندی متوفی ۱۰۰۸ھ اور سوائے مولانا دوست محمد کے دیباچہ مشمولہ مرقع بہرام مرزا کے کچھ نہیں ملتا۔ اس میں شک نہیں کہ تاریخ رشیدی۔ عالم آرائے عباسی حبیب السیر۔ تحفۂ سامی۔ لطائف نامہ فخری میں نقاشوں او خطاطوں کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے تحفۂ سامی۔ تاریخ رشیدی کے اقتباسات اور لطائف نامہ کا متن اورینٹل کالج میگزین میں وقتاً فوقتاً شائع ہو چکے ہیں جن کے لئے اس میگزین کے مدیر پرنسپل محمد شفیع ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں مگر مندرجہ بالا ماخذ کی تمام اطلاع زیادہ تر ان کے مؤلفین کے معاصرین سے تعلق رکھتی ہے۔ کم و بیش مولانا دوست محمد کے دیباچہ کا بھی یہی حال ہے۔ یہ دیباچہ دوسری تالیفات کے مقابلہ میں بعض وجوہ کی بنا پر زیادہ اہمیت رکھتا ہے جنکو حواشی آئندہ میں بحوالہ صفحہ و سطر کسیقدر واضح کیا گیا ہے یہاں اسقدر اشارا کیا جا سکتا ہے کہ اول تو وہ ایک جدید ماخذ ہے۔ دوسرے متعدد اشخاص کے متعلق جدید اطلاع کا حامل ہے مثلاً مشہور آقا میرک و سید میرک مصورین کے اسماء اور بہزاد کی تاریخ وفات وغیرہ کے لئے ہمارے پاس صرف یہی ماخذ ہے یعنی آقا جلال الدین میرک اصفہانی و سید امیر روح اللہ میرک و خاک قبر بہزاد ۹۴۲ھ۔

میں اخیر میں اپنے دوست مسٹر ولکنسن کیپرنٹ میں اپنا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنکی طفیل اس نایاب اور بیش بہا رسالہ تک میری رسائی

مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۳۶ء (۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ)

عبداللہ چغتائی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حالاتِ ہنروراں

شیریں تریں خطے کہ محرّرانِ کارخانۂ دعویٰ زینت بخشِ مرقعِ انشا، و ابداع نمایند و
لطیف تریں صورتے کہ مصورانِ نگارخانۂ معنی مجالسِ ایجاد و مخترع را ابداں بیارایند، حمدِ مبدعے
است کہ حروفِ عالیات و صورِ متعالیات نگاشتۂ قلمِ تحریرِ او، افراشتۂ رقمِ تصویرِ اوست و بحکم
جفّ القلم بما ہو کائنٌ الیٰ یوم الدّین صورِ مؤتلف و پیکرِ مختلف اعیان را کہ در خزانۂ غیب و نہانخانۂ
لاریب بمقتضائے کنتُ کنزاً مخفیاً مختفی بود بہ داعیۂ فاحببتُ ان اُعرفَ فخلقتُ الخلقَ
لاُعرَفَ بانامِلِ تقدیر پردۂ عدم از چہرۂ وجود در ربود، و بدستِ رحمت و کرم بجامۂ اوّل ما خلق اللہُ
القلم بر تختۂ ہستی از روئے طرفہ دستی چہرہ کشائی فرمود، صانعے کہ مجموعۂ صورتِ انسانی را کہ از جامعیت
صورِ معانی عالمِ ثانی ست در کارگاہِ لقد خلقنا الانسان فی احسنِ تقویم بایادیِ مکرمتِ خلق اللہ آدم
علیٰ صورتہٖ بر صفحۂ ایجاد بخوب ترین وجہے پرداخت، و لوحِ وجودش را از غبارِ ناہموار بصیقلِ عنایت

زدودہ در مدارجِ تخلقوا باخلاقِ اللہ آئینہ گرداں مظہرِ اسما و ارشادِ خود ساخت، قادرے کہ طباقِ
سبعِ آسمانی را کہ در طریقِ اعجاز بہ طرازِ سبع المثانی بلکہ از قمر و تنظیم و تنجیم نمودارِ صفحاتِ قرآنی ست
بآیاتِ کواکبِ بدیع چہر و عشر و خمس ماہ و مہر زینت داد۔ و بخطوطِ شعاعی جدول کشیدہ از سفیدہ
آبِ صبح و شنجرفِ شفق بر صفحۂ لاجوردیِ سپہر نمونۂ چہار لوح نہاد۔ گاہ قلمِ سیاہی از مژگانِ
حور آکردہ از مدادِ شب طرحِ زلفِ خوباں بر روئے روز آرد، و گاہے قلم از خطوطِ مہر و گوشِ ماہی از
ماہ آوردہ بجونِ دلِ عاشقاں شکلِ محبوباں بر لوحِ حسن و جمال نگارد۔ سبحان اللہ چہ می گویم آں جا کہ
کمالِ سرعتِ تکوین و تقدیر است چہ جائے تصویرِ قلم و قلمِ تصویر است، و آں جا کہ کارخانۂ خلقِ ابداع
و صدور بہ طبقِ وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر بر کارگرانِ عالمِ علوی و سفلی تنگ است، چہ جائے
طرح و آمیزشِ آب و رنگ است۔ عیسیِ مجرد بے امداد و مددِ خامہ و قلم بمنشورِ ذلک عیسی
ابن مریم ممتاز گشتہ در صدفِ ہستی از طوبیتِ نسیمِ و نفخت فیہ من روحی آبِ حیات خوردہ
وجودِ باجودِ آدمِ صفی بے صدفت بدستیاریِ انی جاعل فی الارض خلیفہ سر از بحرِ عدم
برآوردہ۔ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون

مثنوی

زہے صانع کہ پوشانید بے عون	بحکم کن لباس خلق در کون

نہ تقدیرش بود محتاج تدبیر	نہ موقوف قلم در نقش تصویر

ہزاراں صورت دلکش برانگیخت	کہ نے نیرنگ زد نے رنگ آمیخت

لباسے داد ہر یک را برنگے	ز رنگ صبغۃ اللہ بے درنگے

یکے را زیب حسن از خال و خط کرد	جہانے را بحسنش در غلط کرد

یکے را داد چشم فتنہ انگیز	کہ ریزد خوں بہ خنجرہائے خونریز

یکے را گرد لب طرحے ز نو کرد	بآں جاں بخش خط جانہا گرو کرد

یکے را قامت رعنا برانگیخت	بدل از عالم بالا بلا ریخت

نمود از گلبن قد غنچۂ تر	درون غنچۂ تر عقد گوہر

بسیرت گرچہ صورت نیست در خورد	نکو نبود باو و بستگی بہ

درین صورت گری حیراں چہ مانی	چو تغییرات سیرت را ندانی

اگر سیرت نباشد پاک و دلکش | بمعنی چیست نفع از صورت خویش
بسیرت کرده رسم مردمی گم | چه سود ار یافت صورت شکل مردم
چه باشد در حقیقت مرد نسناس | ز شکل ناس نتواں خواندش ناس
الٰهی آں کف خاکم کزیں پیش | تهی بودم ز شکل و سیرت خویش
چو شکل آدمم دادی ز آغاز | بمعنی زادمیت بهره ور ساز
نخست از جرم خاکم پاک گرداں | و لے در راهِ پاکاں خاک گرداں
خصوصاً آنکه مقصود از جهاں اوست | مرادِ کل ز امرِ کن فکاں اوست
بصورت حسن یوسف کرده تکمیل | بسیرت فیض بخش روح جبریل

آں انسان کامل و در طریقهٔ کمال مکمل که اول پیکرے که از محض نور وجود بر صفحهٔ هستی جلوه نمود طرح شجرهٔ عالی ثمرهٔ او بود، و آں نهال بآب رحمت و جمال برآمده سر و دوحه اش هزاراں گل کرامت و هدایت بکشوده، جمیلے که در مشاهدهٔ جمالش نظارگیان لقائے یوسف را در وادی اسفا حیرت و تاسف دامن گیرست و از آں حیرت انگشت تعجب بدنداں و سر تحیر در گریبان خجلت و تشویر

ز یوسف در نمکدانها نمک ریخت   ولی این حسن شورِ دیگر انگیخت

سلسلهٔ گیسوی مشکبویش زنجیر از شب قدر پیرامن خورشید نهاده، و چشم خدابینش از روی شفاعت درهای بهشت بر روی اُمت کشاده۔

نقاش ازل کان خطِ مشکین رقم اوست   یارب چه رقمهای عجب در قلم اوست

امّیی که بی دستیاری قلم خطِ نسخ بر هزار نامه نهاد، ناخوانایی که بی مددگاری مداد قلم رقومِ قواعد و احکامِ ملل متقدم بر شرع ثابت الاصل و رافع الفرع خود تبدیل داد

مثنوی

بدانش حکم دینها را بدل کرد   ز فعل خویش دستور العمل کرد

نبودش خطِ ظاهر گشته ملحوظ   چو سر تعلیمش آمد لوحِ محفوظ

ولی بودش قلم آئین سرانگشت   ز هر نسخ دینها تیز و درشت

سبلی نخل رعیش آن قسم بود   که از کلکِ قضا اول رقم بود

به بستان جلال از لطف داود   نه دست از وی نهالی تیز رو تر

جہاں از میوۂ احسانِ او شاد　　ہنوزش نخل دور از باغِ ایجاد

اگر خلعت نکردے از نبوت　　نبردے بہرہ آدم از بنوت

وگر از وے نجستے راحتِ روح　　بہ بحرِ نوحہ ماندے تا ابد نوح

گر ابراہیم آمد فخرِ ملت　　ولے پوشید از وے تاجِ خلت

بنائے خانہ گر زو یافت اتمام　　وے از بنا ایں بست احرام

خاتمے کہ نگینِ ممکینش از نقش و آخرون مرجون النخ زینت پذیرفت از ہدایت حالش درا داست، و خبرِ ثابت اثرِ انا اعطیناک الکوثر کہ زائچۂ طالع کواکب عرش مطالع آل فرشتہ خصال ست از نہایت احوالش مژدہ فزا، اولادِ قدسی نژادِ قدوسی نہادش کہ ولا و وداد شاں بر اربابِ ایمان و ایقان در راہِ ہدایت و طریقِ ہدیٰ بحکمِ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ فرضِ عین و عینِ فرض ست شعارِ شرع را بر عالمیان متمم اند و بر وفاقِ مصداق ترکت فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی بعد از اختتام کلامِ واجب علام دست اعتصام در حبل المتین اقتدائے ایں فرقہ لازم الاحترام زدن بر اہلِ اسلام فرض ست*

سیما المفاخر البشریه اعنی الائمة الاثنی عشریه که اگر دست تقدیر فتح باب نبوت فرمودے
آں در جز بر جمال نبوی مثال ایشان بکشودے

تعالی الله زہے قوم یگانه   که بودند از رسول الله نشانه

به اوج عدل ہر یک آفتابے   کتاب وحی را فصلے و بابے

الٰہی تا جہاں را رنگ و آب است   زمیں را مکث و گردوں را شتاب است

جہاں بے فیض شاں خرم مبادا   تہی از اولاد شاں عالم مبادا

خصوصاً ارشد اولاد الطاہرہ و امجد احفاد الباہرہ اعنی اعلیٰ حضرت کیواں رفعت فلک
حشمت جم جاہ معدلت دستگاہ، قہرمان الماء والطین، عون الاسلام والمسلمین مہد قواعد
سید المرسلین، ناصب رایات العدل والاحسان، قامع البنیان الظلم والطغیان السلطان ابن
السلطان الخاقان ابن الخاقان الخاقان معز السلطنة والخلافة والهدایة الدنیا والدین ابو المظفر
شاه طہماسپ الصفوی الموسوی الحسینی خلد الله تعالیٰ ملکه و احسانه۔ و برادران کامگار و فرزندان
عالی مقدار آنحضرت سیما در صدف خلافت و معدلت گستری گوہر درج ابہت و عزت

پروری. گلدستهٔ روضهٔ سلطنت و اقبال، شگوفهٔ چمن مکرمت و اجلال، فریدون حشمت و جمشید جاه

سکندر شوکتی دارا پناهی، المؤید من الله بتأیید العز والعلا، معز السلطنة والشوکة والحشمة والعزة

الجلیل ابو الفتح بهرام مرزا خلد الله ایام سلطنته وشوکته وحشمته تعالی لا علی فی الایام الی یوم

القیام که اوقات فرخنده ساعات خود را بعد از تکمیل امور ملک و ملت و مطالعه تواریخ و

حکایات مصروف توجه خطوط خوب استادان و رسایل مرغوب عدیم المثال می نمود و نظر لطف

و مرحمتش همگی بدین طایفه می بود تا آنکه رای عالی و ضمیر منیر اشرف مایل بدان شد که اوراق پریشان

استادان ماضی و متاخرین را از حیز پریشانی در سلک جمعیت آوردن درین باب امر عالی

و فرمان متعالی باین بندهٔ فقیر و ذرهٔ حقیر المستهام المذنب دوست محمد الکاتب شد که در

ترتیب و تزیین آن کوشیده کمر خدمت بر میان جان بنده لاجرم حسب الاشارات عالی کمر خدمت

بجان بسته و جان نکرده بر میان بسته به رسم کتابخانهٔ آن ... پناه سپهر احترام مرقعی ترتیب

نماید. و چون ذکر منشأ خط و استادان علم خط که در دبیرستان علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم

ممتاز و بی همتا اند درین مرقع لازم بود به تمهید ابتدای آن التزام نمود و من الله الاعانة والتوفیق

امابعد بدانکه نزد ارباب تواریخ و اصحاب سیر فرخنده اثر و اہالی احادیث خیر البشر علیہ السلام آنست کہ اوّل کسے کہ خط نوشت و بادی این امر عظیم و شغل واجب التکریم شد ابوالبشر آدم صفی اللہ بود مداد ساخت و بر پوست پارۂ و باغی کردہ طرح خط نویسی انداخت و بعد ازاں حضرت ادریس علیہ السلام۔ لیکن صورت کتابت معلوم نیست کہ بر چہ اسلوب کتابت می شدہ۔ اکثر مشہور ست کہ کلام بعبارت سریانی و عبری بود و سائر انبیا و حکما نیز وضع قلمہا کردہ اند۔ اما در انہا فائدۂ خواندن و حاصل شدن مقاصد کلامی ظاہر نیست و موجب تطویل می شود، عنان قلم بداں صوب معطوف نمی گردد۔ بعد ازاں بہ عرب ابن قحطان از اسلوب معقلی بکوفی آوردہ، و اضع خط کوفی بعرب ابن قحطان است اما بدست معجز آثار قدوۂ اخیار حضرت با نصرت امیر المومنین و امام المتقین و یعسوب الدین اسد اللہ الغالب و غالب کل و مطلوب کل طالب ابن ابی طالب علیہ السلام تکمیل یافتہ اتا ال نے سوار صبح آفریدگار چوں شہسوار بنان معجز نشان آں حضرت بر میدان کتابت تگ زدہ۔ و علامت کتابت آں حضرت بعد صفات و لطافت آن ست کہ در

سرِ الف مکتوب آں حضرت بقدرِ نیم نقطہ شگافی می باشد و در ہر جا حرفے کہ در ظہر و بطن صفحہ محاذی یکدیگر افتد سواد بر سواد و بیاض بر بیاض ست ۔ و خطِ کوفی تا زمانِ المقتدر باللہ بود و در آں زماں علی بن مقلہ کہ بابن مقلہ مشہور ست حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام در واقعہ دید کہ خطِ ثلث و محقق و نسخ را بدو تعلیم فرمودند و اصولِ ایں خط در آئینہ ضمیرِ صافی بدیدۂ بصیرتِ او نمودند، و ابوابِ ایں آمال را بر چہرۂ اقبالِ او کشودند و ایں خط را خطِ عربی نام نہادند و مشار الیہ در بیداری تعلیمہائے آں حضرت را بخاطر داشت و ہمت بر اختراعِ ایں خطوط گماشت ۔ و ابن مقلہ چوں وزیرِ المقتدر باللہ بود او را بنجیانتے منسوب نمود و فرمود بقلم تراشش دو قلم از نخلِ دستِ راستِ او ببرید و آں شجرہ را از سیراب شدنِ آبِ حیات کہ در ظلماتِ دوات منزل داشت محروم گردانیدند و بعد ازاں ثمرۂ شجرۂ خود را کہ دختر بود بسیار بقابلیت بدستِ چپ تعلیم فرمود ۔ و استاد علی بن ہلال کہ بابن بواب مشہور ست شاگردِ او ست ۔ و حضرت جمال الدین یاقوت رحمۃ اللہ علیہ در زمانِ المستعصم باللہ کہ آخر خلفائے عباسی بود تعلیم

از این نواب یافت و بارشادِ مشارٌ الیه از درگاه دوری بحریم قرب و پیش گاہِ کمال شتافت و وضعِ قواعدِ این خط کرد و ضوابطِ مخفی این خط را از آسمان به زمین آورده و بی شائبۂ تکلف خامۂ مشکین شمامہ اش در جویبارِ خطوط بمرتبۂ ترقی نمود کہ زبان قلم و قلمِ دوزبان در تعریف او عاجز است۔ لاجرم درآں باب شروع نمی رود و حضرت شیخ را شش نفر شاگرد بود کہ ایشان را استادان ستہ گویند و ہر یک را رخصت داد کہ اگر خطِ خوب خود را بنامِ شیخ کند آثم نباشد و کمالِ حسنِ خطِ ستۂ مذکورہ کہ دینار بضاعت نامدارِ ایشان لِسکّۂ اقبال خیال شیخ صاحب عیار رسیدہ و براتِ فضلِ شان در خزینۂ ہنروری آں بزرگوار از خزانہ دارِ عقل توقیعِ قبول دیدہ۔ محقق است کہ رقمِ نسخ بر خطِ ماہران این فن کشیدہ از رتبۂ تعریف بیروں و از مرتبۂ توصیف افزون ست فلاجرم شروع دراں ممنوع می ماند

شعر

وصفِ خورشید ار نگوید ہوشمند　　فیضِ نورِ او بود وصفش بسند

در بمدح مشک بکشاید نفس   مشک را مداح بوئے مشک بس

واسامی شریف نسخ نویسان این است

جناب مولانا نصر الله طبیب شیخ زادهٔ سهروردی ۔ خواجه ارغون کابلی ۔ خواجه مبارک شاه زرین قلم ۔ جناب فضائل مآبی سید حیدر ۔ مولانا یوسف مشهدی ۔ و مولانا عبد الله صیرفی که در ممالک عالم علم اندیش شاگرد سید حیدر اند ۔ و سلسله شاگردی خطاطان خراسان بخواجه عبد الله صیرفی می رسد ۔ و سلسله اہل عراق باستاد پیر یحیی صوفی انتہا می پذیرد که شاگرد خواجه مبارک شاه است ۔ اما عطار و خوش رقم شرف شاگردی بے واسطه بروز ناچه طالع ایشان نیفزوده ۔ با وجود که در وقت شیخ نیز به کتابت مشغولی نموده اند

مصرع

این کار دولت است کنون تا کرا رسد

وخواجه عبدالله صیرفی خواهرزاده خود را که شیخ محمد بندگیر است تعلیم کرده اند مشارٌالیه مولانا سعدالدین
تبریزی را مومی الیه مولانا شمس الدین خطابی را که اسم شریف خود را شمس صوفی نوشته اند وایشان
استاد و وحید دهر و یگانه عصر مولانا فریدالدین جعفر تبریزی را و مشارٌالیه در زمان حضرت مرحوم
بایسنغر مرزا که فرزند ارجمند بادشاه مرحوم شاهرخ بهادر است حرمت و اعتبار تمام داشتند و بحسن
خط اشتهار لا کلام یافتند. اما بخط نستعلیق مشهور ترند و حضرت بایسنغر مرزا بخط میل تمام داشتند و خاطر
خطیر بر تربیت خوشنویسان می گماشتند و خود نیز علم قلم در معرکه خوشنویسان می افراشتند
دیگر جناب مولانا عبدالله طباخ طریقه شاگردی مولانا فریدالدین جعفر دارند. والحق زبان قلم
در تعریف خط آن جناب قاصر و عاجز است و باوجود کمال مهارت مولانا مشارٌالیه بعضی بر ایشان
حسد بردند و خود را در مقابل ایشان می نمودند مثل مولانا محمد حسام که به شمس بایسنغری مشهور و
بشاگردی مولانا معروف بر السنه مذکور، و مولانا معروف معاصر مولانا جعفر بوده و در برابر مولانا عبدالله
مربی مولانا شمس مذکور بود اما هرگز خط او رتبه خط مولانا عبدالله نیافت و مولانا معروف شاگرد مولانا
سعدالدین عراقی بود و او شاگرد پیر یحیی صوفی عالیجناب فاضل پناه معالی دستگاه سعادت

انتباه خواجہ شہاب الدین عبد اللہ بیانی خطوط اصل را پیش جناب عبد اللہ طباخ نوشتہ اند
و خط نستعلیق را از خط خواجہ تاج الدین سلمانی مشق فرمودہ اند، زبان قلم در بیان فضائل ایشان
قاصر است، دیگر ولد رشید ایشان حضرت فضائل مآبی کمالات انتسابی غنی الالقابی خواجہ نور
الدین محمد مومن کہ ایشان نیز در خطوط اصل امروز اول اصل زمانہ و ثانی اثنین آں یگانہ اند و بشرف
بزرگی و سرکاری اصحاب کتاب خانہ عطارد آشیانہ نواب کامیاب اعلیٰ ہمایوں مشرف گشتہ
اند، و حضرت خواجہ تاج الدین سلمانی کہ واضع اساس نستعلیق اند و تدوین و اختراع ایں
وضع فرمودہ اند۔ در فن انشا نیز پسندیدۂ روزگار خود اند، و بعد از و مولانا عبد الحی منشی کہ ایں فن
را تکمیل دادہ اند و منشی پادشاہ سعید سلطان ابو سعید بودہ اند و اعزاز و احترام ایشان در جہ کمال
داشتہ۔ دیگر مولانا معین اسفرازی از شاگردان نیک مولانا عبد الحی بودہ و خط و انشائے مشار
الیہ نیز در چشم اعیان روزگار دوراز کار نمی نماید۔ و مولانا درویش عبد اللہ منشی شاگرد اوست و
در اسلوب خط نستعلیق بہ استاد خود بلکہ بر اکثر اہل ایں خط در روزگار فائق شدہ۔

بیانِ اُستادانِ خطِ نستعلیق

مخترعِ خطِ نستعلیق حضرت استادی وقبلة الکتابی خواجہ ظہیرالدین میر علی تبریزی
بودہ اند وانتساب این سلسلہ را از ایشان تجاوز دادہ بدیگرے نمی توان رسانید وخواجہ
عبدالله ولدِ ارجمند مشارٌ الیہ است وشاگردِ ایشان ست ودرحسن خط مشارٌ الیہ بمثابہ ایست
کہ خطِ او را بہتر ورانِ زمان از خطِ والدِ بزرگوارش فرق نمی توانند کرد، ومولانا فریدالدین جعفر
درین خط شاگردِ ایشان ست، دیگر مولانا کمال الدین شیخ محمود زرین قلم شاگردِ مولانا فرید
الدین جعفر اند ومولانا مظہرالدین اظہر نیز شاگردِ مولانا جعفر اند۔ امّا بمرتبۂ خوشنویس بودہ اند
کہ خطِ ایشان را از خطِ استادِ ایشان استادانِ این فن بہتر می دانند، دیگر مولانا جعفر خلیفہ
کہ ولدِ رشیدِ مولانا جعفر بود ومولانا میرکی کہ فرزندِ خلفِ مولانا مظہرالدین اظہر بود ہر دو خوشنویس
شدند ومقبولِ سلاطین گشتند، وتقوی شعاری حافظ حاجی محمد استادِ حضرت مولانا سلطان
علی اند شاگردِ ظہیرالدین اظہر اند امّا شرفِ شاگردی مولانا جعفر نیز دریافتہ اند وحضرت مولانا

سلطان علی مشہدی باوجودِ فضائل مثلِ شعر ہموار فنِ ادوار و حُسنِ اخلاق و اطوار خطِ نستعلیق را
بسر حدے رسانیدند کہ تا ابتدائے این خط است تا غایت ہیچکس بدان فائز نگشتہ و بقدم
سعی بدان وادی نگذشتہ۔ و نامِ نامیش ابدًا فیومًا بر صفحۂ روزگار خواہد بود۔ دیگر حضرت افادت
پناہ افاضت انتباہ المحتاج الی رحمۃ اللہ الکریم مولانا نظام الدین عبدالرحیم خارزمی کہ بمولانا
انیسی اشتہار دارند بسیار نازک و پسندیدہ نوشتہ اند و آں روش را ہیچکس بایشان نرسانیدہ
و با حضرت مولانا سلطان علی مشہدی معاصر بودہ اند۔ دیگر جناب فضائل مآب مولانا سلطان علی
قائینی در خدمت بادشاہِ مرحوم سلطان یعقوب بودہ و رعایتہائے کلی یافتہ۔ دیگر جناب
فضائل مآبی تقوی شعاری مولانا سلطان محمد نور شاگردِ حضرت افادت پناہی مولانا معین
الدین واعظ بودہ اند و در خطِ نستعلیق از جملۂ سرآمدانِ دوران اند خصوصاً در کتابتِ الوان غالباً
قلم کسے رنگ بآں صفا نیاوردہ و بسر انجام و پاکیزگی بر کار کتابت مشارٌ الیہ کسے نبودہ ہمیشہ از
صغر سنی تا بحدِ شصت و سہ سالگی کہ عمرِ شریف ایشان بود بورع و تقوی بودند۔ دیگر فضائل
مآبی محبوب القلوبی المحتاج الی رحمۃ اللہ الملک المنان مولانا سلطان محمد خنداں بسیار

کوچک دل و خوش صحبت بودند و مستحکم و بکیفیت نوشتند و شاگرد حضرت مولانا سلطان علی اند دیگر فضائل آبی مرحومی مولانا محمد ابریشمی شاگرد مولانا سلطان علی ست و از جملہ استادان ست ۔ دیگر جناب سیادت آبی کمالات انتسابی نادر العصر فی الزمان مولانا کمال الدین میر جان کہ بہ علی الحسینی اشتہار دارند زبان قلم و قلم دو زبان در تعریف گل گہر بار او عاجز و قاصر است لاجرم دراں باب شروع نمی رود ، دیگر مولانا قاسم بسیار نازک و پاکیزہ و پسندیدہ نوشتہ شاگرد مولانا سلطان محمد نور ست و بخدمت مولانا سلطان محمد خنداں نیز رسیدہ و تعلیم گرفتہ ۔ فصاحت شعاری خواجہ ابراہیم شاگرد مولانا سلطان محمد نور ست و مولانا مشارٌ الیہ را با و توجہ خاطر و نظر تمام بود و بسیار شیریں و پاکیزہ نوشتہ و چوں سلسلہ ارباب کتابت بیروں از حصر و حد ست سمند خوش خرامِ خامہ را از طے آں وادی باز داشتہ تعریف حسن رقم و توصیف لطف قلم جماعتے را کہ دریں امر علم اند چوں کتابت ایشاں در اثنائے ایں مجلد اندراج خواہد یافت بنظر ارباب بصر و بصیرت باز می گذارد ۔ و قلم دو زباں را بہ تعریف ایشاں نمی گمارد ۔ ان آثارنا تدل علینا فانظروا بعدنا الی الآثار ۔ الحمد للہ اولاً و آخراً و باطناً و ظاہراً ۔

مقدمۂ نقاشان و ندیمانِ ماضی

منقوش ضمایرِ اربابِ سرائرِ آنکہ گلشنِ نقش و تذہیب بوستانیست در کمال تزئین و ترتیب و زینتِ مصاحف کہ منجر از تعظیم کلام واجب التکریم ست وابستۂ قلم و موقوف بطرح و رقم استادانِ این فنِ شریف ست، و در اخبار چنین آمدہ است کہ اول کسے کہ بہ نقش و تذہیب زینت فزائے کتابت کلام لازم الترہیب شدند حضرت بالنصرتِ امیر المومنین و امام المتقین اسد اللہ الغالب غالبِ کل غالب و مطلوبِ کل طالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام بودند، و ابوابِ این بضاعت را آن حضرت بمفتاحِ قلم بر روئے این طائفہ کشودند و چند برگ کہ در عرفِ نقاشان باسلامی معروف ست آن حضرت اختراع فرمودہ اند و اگرچہ تصویر را بظاہرِ شرع سرِ خجالت در پیش ست اما آنچہ از کتبِ اکابر مستفاد می گردد مآلِ این کار منتہی بحضرتِ دانیال پیغمبر می شود، آوردہ اند کہ بعد از وفاتِ حضرتِ پیغمبر علیہ السلام بعضے از اصحاب بقدمِ اہتمام جہتِ عرضِ اسلام بجانبِ روم شتافتند و دران ایام پادشاہے بود

ہرقل نام اورا دریافتند۔ بعد از وقوع وقائع غریب و حدوث حوادث عجیب بدست انکشاف
پردہ از چہرۂ احوال آں حضرت کشود و افعال و آثار آں حضرت کا سوال نمود بعد ازاں با حضنا
صندوقے فرماں داد و آں صندوق را درکشاد صورتے بدیع بر اہل مجلس جلوہ گر کرد و آں مجمع را
بجو بہترین صورتی در قید تعجب آورد، چوں نظارگیاں از مشاہدۂ آں صورت حظ تمام و بہرۂ مالاکلام
گرفتند پرسیدند کہ ایں کس را می شناسید اصحاب گفتند ہرگز چشم ما بہ ایں جمال نیفتادہ و در فیض از
انوار صل ایں مثال بر روئے ما نکشادہ، ہرقل گفت ایں صورت حضرت ابوالبشر آدم صفی اللہ
است علیہ السلام و ہمچنیں صورتہا می نمود تا آنکہ دریں اثنا صورت آفتاب لقا و پیکر حیرت فزائے
ظاہر کرد کہ ذات ہمایونش آدم را از خاک عدم برآوردہ خلعت صفوت دادہ تعجبے کہ ناظراں را
از ملاحظۂ صورت سابق عارض شدہ بود بمشاہدۂ عارض مبارکش رفع گشت و تحیرے کہ
از رہگذر خوبی صورت اول روئے نمودہ بود بمطالعۂ جمال آفتاب مثالش دفع شد شعر

اے زہمہ صورت خوب تو بہ — صورک اللہ علیٰ صورتہ

اصحاب چوں آں صورت را دیدہ قطرات اشک چوں کواکب از دیدہ رمد دیدہ بچکنند شوق جمال

باکمالِ آں حضرت در دلِ اصحاب تازہ شد و چوں ہرقل اندوہ و التہاب و گریہ و اضطرابِ اصحاب
را دید از ایشاں تفحصِ سببِ آں گریہ دید گفتند ایں صورتِ مبارکِ پیغمبرِ ماست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
و از ہرقل پرسیدند کہ ایں صورت ہا از کجاست کہ می دانیم کہ موافقِ حلیۂ واقعی انبیاست ہرقل گفت
کہ حضرتِ آدم صفی اللہ از کارگاہِ بے نیاز استدعائے لقائے انبیائے اولادِ خود نمود بر آں
استدعا خالقِ اشیا صندوقے فرستاد مشتمل بر چند ہزار خانہ و حریر پارہ و دراں حریر پارہ صورتِ
یکے از انبیا نشانہ و چوں آں صندوقے بشہادت آمد آں را صندوق الشہادت می گفتند و
بعد از حصولِ مقصود حضرت آدم آں را در خزانۂ خود کہ نزدیک مغرب الشمس بود مخزون و محفوظ نمود
ذوالقرنین آں را از انجا نقل کردہ بدانیال نبی علیہ السلام ساند و آنحضرت بخامۂ اعجاز طراز و قلمِ معجز رقم
رقم نقل فرمود و از آں زماں باز سلسلۂ تصویر در تحتِ ایں قبۂ لاجوردی در حرکت آمد و آں صورت
مثال رقم دیدۂ قلمِ حضرت دانیال بود ہرقل والی روم تا زمانِ وفاتِ حضرت خیر البشر در خزانہ
نگاہداشتہ بود و ہمت تمام بر آں حفظ گماشتہ پس تصویر نیز بے اصل نباشد و خاطرِ مصور را ازینجا
نویدی مخبر اشد و چوں آفتابِ فلکِ نبوت چہارم رسل اولی العزم عیسی بن مریم بر چرخِ چہارم

این برج ہفت منظر ہمسایۂ نیرِ اعظم گشت مانی دعوے پیغمبری آغاز کرد واین معنی را در لباس صورت گری در دیدۂ مردم جلوۂ قبول داد. مردم از و معجز طلب داشتند او یک ذرع حریر گرفتہ بغارے درآمد و فرمود تا درِ مغارہ را مسدود کردند و چوں یک سال از عزلتِ او بگذشت از انجا بیروں آمد و حریر را ظاہر ساخت دراں جا صورتِ انسان و حیوانات و اشجار و طیور و انواع اشکال کہ جز درآئینۂ عقل بدیدۂ خیال صورت نتواند بست و جز درصورِ وہم و گماں در عالمِ عیاں بر صفحۂ امکان نتواند نشست منقش و مصوّر کرد. کوتہ نظرانے کہ مرآتِ دلِ باغلِ ایشاں از غایتِ کدورت مظہرِ نورِ اسلام نمی توانست بود بصورِ بازیچۂ او فریفتہ شدند و حریرِ مصورش را کہ بلوح ارژنگی موسوم ست مثل می داشتند. چنانچہ حضرت ملح الشعرا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی دراوائلِ گلستان آں ہر دو را درصورتِ نظم برابر بیکدیگر بسمتِ ذکر دادہ شعر

امید ہست کہ روئے ملال درنکشد	ازیں جہت کہ گلستان نہ جائے دل تنگی ست
گر التفاتِ خداوندیش بیارائد	نگارخانۂ چینی ولوح ارژنگی ست

وغالباً ایں احوال از مانی درحدودِ ممالکِ عراق روے نمودہ و بعدازاں عزیمتِ خطا کردہ ودراں

جانب نیز کارہائے عجیب آوردہ۔ دیگر از متقدمین شابور بود کہ چہرۂ خسرو را بقلم سحر انگیز رنگ

آمیز نمودہ ہر روز برنگے در عشرت گاہِ شیرین او را چون گلِ سوری بر تماشاخسارِ قبول جلوہ دادہ چون

درین رسالہ مجالِ زیادہ ازین مقال در شرحِ حالِ وی مثال نیست و تفاصیلِ این اجمال مذکور

چند خمسۂ اکابر ہست، اگر ہوشمندے را دغدغۂ تفصیل دامن گیرد از مطالعۂ آن ابیات معلوم

خواہد نمود۔ دیگر رسمِ صورت سازی در دیارِ خطا و در دیارِ فرنگ آب و رنگ شد تا آنکہ عطاردِ

تیز قلم نشانِ سلطنت باسمِ سلطان ابوسعید خدابندہ مرقوم ساخت استاد احمد موسیٰ کہ شاگردِ

پدر خود است پردہ کشائے چہرۂ تصویر شد و تصویرے کہ حالا متداول ست او اختراع کردہ و

از جملہ مواضع کہ در زمانِ پادشاہِ مشارٌالیہ از و بر صفحۂ روزگار واقع ست ابوسعید نامہ و کلیلہ و دمنہ

و معراج نامہ بخطِ مولانا عبداللہ صیرفی و تاریخِ چنگیزی بخطِ خوب معلوم است کہ در کتابخانۂ

پادشاہِ مرحوم سلطان حسین مرزا بود۔ دیگر امیر دولت یار کہ از جملۂ غلامانِ سلطان ابوسعید بشرفِ

شاگردیِ استاد احمد موسیٰ مشرف شدہ و درین امر سر آمد خصوصاً در قلمِ سیاہی کہ باوجود یکہ مولانا

ولی اللہ کہ بے نظیرِ عالم بود۔ چون کارہائے دولت یار را دیدہ از روئے انصاف بعجز اعتراف نمودہ

دیگر از شاگردان ایشان استاد شمس الدین است که در عهدِ سلطان اویس تربیت یافته

در شاه نامه بقطعِ مربع که بخطِ امیر علی بود مواضع ساخت چون سلطان اویس بجوارِ رحمت

ایزدی پیوست استاد شمس الدین طریقِ ملازمت کسے دیگر از پیش نگرفت و شاگردِ او

که خواجه عبدالحی بود بضروریاتِ معیشت او تردد مے نمود و استاد مشارٌالیه در منزلِ خود بسر

برده علی الدوام بلوازمِ عشرت و فراغت مشغولی مے نمود و همت بر تربیتِ خواجه عبدالحی

می گماشت چنانچه خواجه مشارٌالیه در زمانِ پادشاهِ جم جاه فضیلت پناه سلطان احمد بغداد که

چهرهٔ حالش بر تربیتِ اربابِ فضل و کمال آراسته بود قلمِ تفرد و یگانگی بر داشته سلطان

احمد را تعلیمِ تصویر کرد۔ چنانچه سلطان مشارٌالیه در ابو سعید نامه یک موضع بقلمِ سیاهی ساخته

چون رایاتِ ملک ستانی تیمور گورگانی پرتوِ خلافت بر تسخیرِ ممالکِ بغداد انداختند و آن

دارالسلام را روزِ چند بقدوم سعی و اهتمام مستقر سریرِ خلافت ساخت خواجه عبدالحی را همراهِ

عساکرِ گردون مآثر بدارالسلطنهٔ سمرقند آورد و در آن جا استاد مشارٌالیه وفات نمود. و بعد از فوت

خواجه همه استادان تتبعِ کارهائے ایشان کردند۔ دیگر استاد جنید بغدادی شاگردِ استاد

شمس الدین ہست۔ دیگر از شاگردان سرآمد خواجہ عبدالحی پیر احمد باغ شمالی ست کہ در زمان خود نادر بود وکس دیگر درین شیوہ بروے تفوقے نمی توانست نمود۔ بس عمرش بہ پنجاہ سالگی رسیدہ بود کہ ودیعت حیات سپرد۔ وحضرت بایسنغر میرزا استاد سیدی احمد نقاش وخواجہ علی مصور واستاد قوام الدین مجلد تبریزی را از تبریز آوردہ فرمود کہ باسلوب مرغوب جنگ سلطان احمد بغداد بہماں دستور قطع وسطر ومواضع تصویر بعینہا کتاب ترتیب دہند وکتابت آں بعہدہ حضرت مولانا فریدالدین جعفر شد۔ وجلد را در تعہد استاد قوام الدین مذکور کہ منبت کاری در جلد اختراع اوست فرمود وتزئین وتصویر مواضع آں را امیر خلیل متعہد گردید وامیر خلیل دراں وقت بے بدل زمانہ ودر طریق وحید ویگانہ بود۔ اورا پادشاہ مشارالیہ تربیت کلی نمودہ بود وروز بروز در مراسم رعایتش می افزود چنانچہ موجب حسد ارباب جاہ وجلال شد۔ واز جملہ وقائع احوال غریب تمثال امیر مشارالیہ آں ست کہ شبے در صحبت پادشاہ بطریق ندما مزاحی آغاز کرد۔ امیر تقلید بجائے کشید کہ بے اختیار عقب موزہ او بہ پیشانی بادشاہ آمد و پیشانی آں حضرت بشکست وخون بہ جبین مبارکش ریخت چوں

خدم و حشم و ساکنانِ آں مجلس فردوس رقم ایں واقعہ را مشاہدہ کردند گریبانِ صبر چاک زدہ گرد
سر بادشاہ گردیدند دریں اثنا امیر خلیل زار و ذلیل فرار بر قرار اختیار نمودہ پائے از سر
ساختہ خود را بہ یکے از حجرہ ہائے چہل ستون کہ حضرت مولانا فریدالدین جعفر دراں حجرہ کتابت می
فرمودند رسانید و در بروئے خود مستحکم کردہ از وادیٔ ندامی گریختہ دریں زانوئے ندامت نشستہ
بادشاہِ مرحمت پناہ دید کہ آب روئے سلطنت بر زمیں ریخت فی جہت دفع آں تیغ شرح حاکستر
ادبار بر ناصیۂ اقبال بیختہ شد فرمود کہ ابواب آمد و شد باغ را مسدود سازند تا شمۂ ازیں خبر بسمع اللہ
من نرسد بعد ازاں درباب رفع جریمۂ امیر خلیل کوشید و امیر مذکور را فرمود کہ خاطر سازند تا خاطر او
ازیں ہمہ آزردہ و سر خجالت در گریبان تشویر فرو بردہ نباشد، مشاعل افروختند و قنادیل سوختند و
در اطراف آں باغ اوراہی جستند تا کہ او را در حجرۂ کہ مذکور شد یافتند، در را از درون چوں اہل جنون
مضبوط بستہ بود چوں ملازمان کمال التفات بادشاہ نسبت باو معلوم داشتہ بودند در را
نشکستند و بخدمت بادشاہ آمدہ کیفیت بعرض رسانیدند آں سلطان صاحب درایت بقدوم شفقت
و عنایت بدر آں حجرہ آمدہ او را آواز داد۔ امیر خلیل در را کشادہ در پائے آں حضرت افتاد

آں حضرت روے اورا بوسہ دادہ ہمراہ بقصرِ فردوس مثالِ خود آوردہ در مجلسِ بہشت آئین انواع
حرمت داری و دلجوئی نمودہ اشیا حاضرِ مجلس را از نقرہ آلات و چینی و امثالِ دوات با
خلعتہائے فاخر کہ کیخسرو و جمشید بآں مفاخر توانند بود بدو بخشیدند و اورا باآشنائی مروت از
بحرِ شرمندگی آوردند۔ شعر

بیا اے خردمندِ پاکیزہ رای — ببیں مظہرِ حلم و لطفِ خدای
کہ شاہے کہ بر سروراں سرورست — رخش روشنی بخش بر کشورست
بروئے کہ مہ گیرد از وے صفا — لگدکوب گردد بپائے جفا
زرویش کہ با مہ بود توأماں — شفق گوں شود دامنِ آسماں
فلک خواہدش خوں بریزد بکیں — ملک بخشدش باز تاج و نگیں
ہمیں ست رسمِ جہاں داشتن — بحلم و کرم رایت افراشتن
الٰہی چو خلقش نمودی بعلم — بحکمِ تو شد مظہرِ لطف و حلم
بحلم و کرم بگذرانش ز بیم — بلطفِ خودش کن بجنت مقیم

و قبل از انکه جنگ بالسنغری با تمام رسد پادشاه تذکرهٔ کشتی حیات را از ساحل زندگی در بحر ممات انداخت و ولد بزرگوارش علاء الدوله میرزا قدم بر مسند فضیلت پروری نهاد و داعیهٔ اتمام جنگ نمود و این جماعت را در کتابخانهٔ خود جمع نموده نوازش کلی می فرمود و در همین اوان از عقب خواجه غیاث الدین پیر احمد زرکوب کسی بمملکت تبریز فرستاد و چون خواجه حسب الحکم کتابخانه را بیمن قدم و اوراق نقاشی را در هراة بلطف قلم معزز و مکرم گردانیدند و موضع چند از مواضع جنگ قلم گیری کرده و بالوان فتنه انگیز رنگ آمیز نموده و بخون جگر و آب دیده پاکیزه نموده با تمام رسانید امیر خلیل بدیدهٔ انصاف بر اطراف آن بساتین جنت اتصاف بگذشت منصف و بصفت اتصاف متصف گشت و همت بترک تصویر بگماشت و خود را از اندیشهٔ آن باز داشت نظم

از پیر خرد همیشه انصاف خوش ست ‌‌ ‌‌ عاقل نبرد گمان کزو لاف خوش ست

تا جلوه کند صورت مطلوب ز غیب ‌‌ ‌‌ آئینه صفت صفحهٔ دل صاف خوش ست

و بعد از آن اعلی حضرت کمالات پناه ملک گیر ملکستان الغ بیگ گورگان بر بکران جلادت از سمرقند عازم خراسان شد و بحسب تقدیر قادر توتی الملک من تشاء علم دولت علاء الدوله میرزا بسر

نگون کرده رایات فتح الغ بیگی را بمقتضای انا فتحنا لک فتحا مبینا باوج آسمان افراخته عرصهٔ خراسان را در حیطهٔ تسخیر انداخت. و مولانا شهاب الدین عبد الله و مولانا ظهیر الدین اظهر و سایر اهل کتابخانه را در ظل رافت گورگانی بسمرقند برد و روی تربیت بجانب ایشان آورده مصاحب خود نمود و امر کتابت تاریخ زمان فضیلت نشان خود را بایشان فرمود و یوما فیوما بل ساعة فساعة دربارهٔ ایشان الطاف می نمود و مراسم اشفاق و عنایت می افزود و زبان قلم شکسته رقم از رسوم هنرپروری و شیوهٔ فضیلت پروری آن پادشاه مرحوم قاصرست. دیگر امیر روح الله مشهور بمیرک نقاش هروی الاصل ست و از سادات کمانگرست و در اوایل حال بحفظ و تلاوت کلام ملک علام و مشق خط اشتغال داشت و بعد از فوت پدر بکتابت کتابه میل کرده چون از سادات کمانگر بود آن شغل را نیز ورزید. بعد از آن بخدمت مولانا ولی الله افتاده به تحریر و تذهیب مایل گشت و از آن نیز گذشته میل تصویر در خاطرش گذشت و درین فن بی بدل و درین شیوه بی مثل شد و در زمان حضرت پادشاه مرحوم سلطان حسین میرزا رعایت یافته بمنصب کتابداری خاصه بعهدهٔ او شد. دیگر شاگرد خلف سید مشار الیه افضل المتاخرین

فی فن التصویر قدوة المتقدمین فی التذهیب والتحریر نادرالعصر استاد کمال الدین بهزاد است که

تعریف و توصیف مومی الیه بر قوم قلم عجائب او درین مرقع ظاهرست و بشرف ملازمت

کتاب خانه عطارد آشیانه اعلی حضرت سکندر حشمت جم جاه دین پناه سلیمان سپاه ظل الله

قهرمان الما والطین عون الاسلام والمسلمین ناصب رایات العدل والاحسان قامع بنیان

الظلم والطغیان السلطان ابن السلطان ابن السلطان ابوالمظفر شاه طهماسب الصفوی الموسوی الحسینی

بهادرخان مشرف گشته و انواع رعایت و تربیت یافته و هم درین آستان ملائک پاسبان

ودیعت حیات بسپرده در جنب مقبره شکر گفتار شیرین مقال معدن وجد و حال شیخ کمال نور

مرقده در تبریز آسوده "نظر افگن بخاک قبر بهزاد" تاریخ وفات اوست که بیادت آبی امیر

دوست هاشمی گفته ذکر کتاب کتابخانه شریفه اعلی علیون که بحسن خط اقلیم خط را یک قلمه قلمرو

ایشان است اول زبدة النوادر بالاستحقاق و عمدة الکتاب فی الآفاق محتاج بلطف

معبود مولانا شاه محمود که بخط دلفریب و کتابت پازیب خط از نوخطان گرفته و طبع نظمش داد

سلاست عالمی پذیرفته نیشاپوری الاصل است و اسلوب خط را از خال فرخ فال خود فضائل مآب

فصاحت شعاری مولانا عبدی نیشاپوری فراگرفته اوصافِ حمیده و صفاتِ پسندیدهٔ
او از تحریر و تقریر معرّا و مبرّا است لاجرم دراں باب شروع نمی رود. دیگر عمدة الکتاب فی
الزمان نگارندهٔ خطِ خفی و جلی مولانا کمال الدین رستم علی که در رنگ نویسی زیب و زینت
کتاب زماں است و بحسن تمکین سرآمد دوراں. دیگر زین الکتاب فی الزمان و انیس الاحباب
فی الاوان المحتاج الی رحمة الصمد مولانا نظام الدین شیخ محمد که در سرعت و قوتِ قلم بے نظیرِ
عالم و سرآمدِ کتاب امم است. دیگر زبدة الاشتباه مولانا نور الدین عبد الله که از کتابِ شیراز
در حسنِ خط ممتاز و در سرعت کتابت بے امتیاز است. دیگر این بندهٔ بے بضاعت
و کمینهٔ بے استطاعت داعیِ دولتِ مؤبد دوست محمد که عمرے خامه سال سرِ ارادت بر خطِ
فرمان نهاده خطِ بندگی بندگانِ این آستان ملائک پاسبان داده قطعهٔ زمینِ خدمت را از زرِ خیار
زر افشان نموده و به صفحهٔ اوراقِ ثنا پیوند وصلی دعائے بے ریا افزوده. نظم

کلکم که نمود صرف مدحِ تو رقم — وز مدحتِ تو بود در آفاق علم چوں
خامه همه زباں به مدحت باشم — سر بر خطِ فرمانِ تو دائم چو قلم

وچوں ذکر کتاب نواب دریں دیباچہ از ہر باب مذکور تحریر بیان و مسطور تصویر بیان نمودہ
آمد اگر در اطناب القاب اصناف طبقہ نقاشاں جرأت نماید شاید۔

ذکر مصوران و نقاشانِ عظام کرام ذوی الاحترام

کتاب خانۂ خاصہ شریفہ نواب کامیاب اشرف اعلی

اول نادر العصر فی الدوران و فرید الآوان فی الزمان المحتاج بلطف الصمد استاد نظام
الدین سلطان محمد کہ تصویر را بجائے رسانیدہ کہ با وجود ہزار دیدہ فلک مثلش ندیدہ از
جملہ صنائعش کہ در شاہ نامۂ اعلی حضرت سکندر حشمت جم جاہ ولایت دستگاہ دین پناہ
محرر و مصور است موضع پلنگ پوشاں ست کہ شیر مردان بیشۂ تصویر و پلنگان ہنگار کارخانہ
تحریر از نیش قلمش دل ریش و از حیرت صورتش سر در پیش اند

بکلک انامل بلوح بصر   کشیدست ہر لحظہ نقش دگر

دیگر سید السادات بدرجات وحید العصر و فرید الدهر مقرب الحضرت الخاقانی آقا جلال

الدین میرک الحسنی الاصفهانی که در نقش خانهٔ تصویر قلم تحریر چون صورت دلپذیرش صورت

ننگاشته و تمثال بی مثالش از نظر دوربین اعیان جز به پیش نظر نداشته **نظم**

تعالی الله زهی تصویر و صورت   عفاک الله زهی نقاش قدرت

دیگر سید پاکیزه قلم و یگانهٔ امم ـ زبدة النوادر میر مصور که تا صانع بدخشان لعلی و لاجوردی آمیخته

برنگ آمیزی صورت دلکش چهره نه پرداخته ــ در صورتش مصور چین ز قلم شکسته

دیگر هیچ صورت ساز صورتی نه بسته. این دو سید بی مثال و این فرزانهٔ بی تمثال در کتابخانهٔ

ملائک آشیانه خصوصاً در شاهنامهٔ شاهی و خمسهٔ شیخ نظامی رنگ آمیزیها نموده اند که اگر

شروع در وشمارد سخن به تطویل انجامد بلکه زبان قلم و دو زبان در تعریف و توصیف آن عاجز

آید لاجرم دران باب شروع نمی رود. و از جمله جهت تزئین جامخانهٔ مهر سپهر بختیاری

گلدستهٔ بوستان شهریاری کرشمهٔ ازان در حیز بیان می آورد دو سر ساخته اند که چون کمان

ابروان دلکش خوبان بخوبی طاق و در شکل صورت خانهٔ آفاق اند وه چه جام خانه که اگر جام جهان

نماگویمش رواست و اگر آئینۂ گیتی نماخوانمش بداں سزاست، اجاتش رونق قدر مینائی راشپر شکستہ و استادکارش دست کارگران جہاں را بہ چوب بستہ آسمانے ست مزین از انجم و مکانے ست ملون از عکس مردم بہشتیست بے قصور و فردوسے ست جلوہ گہ در و غلمان و حور۔ فرشش پردہائے چشم اعیان و آستانش بوسہ گاہ سروراں۔ چوں دلِ روشن دلاں از دیدۂ دل بہر سو نگراں، و چوں مردمانِ دیدہ بروئے آں مردم دیدہ متعجب و حیراں۔

رباعی

این خانہ کہ دیدہ ہا در و از جام اند / در عین صفا روشنی ایام اند
بنگر کہ ھزار دیدہ نظارہ کناں / حیرانِ جمال میرزا بہرام اند

دیگر مصور شبیہ کش شاعر آراستہ بصورت باطن و ظاہر مستوثق بلطف و احد الاحد مولانا محمد المشہور بعدیمی کہ بتقویم معنی را بصورت دانستہ و آنچہ گفتہ و کشیدہ آں خیاں بائستہ دیگر آں طراحِ بازینت و زین عدیم المثل استاد کمال الدین حسین کہ طرحے

کہ او بہ روئے کارا نداختہ و ہر بندروسے وکنز مہ کہ او ساختہ نظر باریک بیں بہ کنہ کمالش

رسیدہ و نقاش بے مثل بہ چنیں خوبی نقش نکشیدہ مصرع

درنقش بسے کمال قدرت دارد

دیگر آں خوش صورت پرکار استاد کمال الدین عبد الغفار کہ او نیز در حد ذات خود

یگانہ و فرزانہ است ۔ دیگر آں خوش رقم نازک قلم محتاج بلطف قادر علم نیز علی

استاد حسن علی کہ او نیز یگانہ و سرآمد زمانہ است ۔

ذکر ندیمان کتاب خانہ وغیرہ اعلی

اوّل زینت بخش صفحۂ اوراق معانی، و معدن کمالات انسانی صحبتش را جہانیاں

طالب میرک المذہب کہ زنجیرۂ سلسلۂ بے مثلی و لوحۂ دیباچۂ کاروانی را بخوشی

زینت دادہ کہ نظر ہر باریک بیں کہ بر او افتادہ زبان بمدح و ثنائے او کشادہ ۔ دیگر

فرزند بے مثل و مانند مش محتاج بلطف معبود قوم الدین مسعود کمال الدین عبد الوہاب

ہنرور قابل باصفا مشہور بخواجہ کاکا کہ کارش از شیرازیاں بصفا ممتاز و در ندیمی بے
ہمباز ست ۔ دیگر استادِ مخترع مقلد مولانا محسن مجلد کہ پوست از ہنروراں برکندہ و سلسلہ
زنجیر را بجلدہ و مہر رسانیدہ ۔ باوجود شکنج کتاب دلِ کتاب از دباشیکبا و خاطرِ احباب
از شیرازۂ مہرش مہر افزا است + چوں ذکر اصحاب کتاب خانہ کہ وبی آشیانہ درین دیباچہ
لازم بود تذکرِ ہر یک از ایشاں جرأت نمود بمنہ و کرمہ وجودہ ۔

الدّعا

تا بر فلک از زہرہ و مہ نام بود   بر اوجِ سپہر تا کہ بہرام بود
تا ہست مرقع سپہر از مہ و مہر   این نامہ شاہزادۂ بہرام بود

فی التاریخ

پذیرفت اتمام چوں ایں مرقع   زخیلِ ملائک بہ آمد منادی

تبارک ازین خط و تصویر و تذهیب — فاحسنت زین زیب و زینت که دادی

برسم کتب خانهٔ شاهزاده — مه برج تمکین گل عیش و شادی

سپهر کمالات بهرام مرزا — که مثلش کسی نیست در هیچ وادی

چو تاریخ اتمام پرسید گفتم

ابوالفتح بهرام عادل نژادی

سنه ۹۵۳

فہارس

فہرست مطالب

خطاطان

نقاشان

اسماء امراء

اماکن

اسماء کتب

مصطلحات

29\. 8. This is the only text which furnishes us with the Chronogram of the death of Behzad خاک قبر بہزاد *Dust of Behzad's grave* 942 A. H. = 1535 A. D.

32\. 2. Aqa Jalal-ud-Din Mirak Isfahani. Almost all other sources about Aqa Mirak are silent in giving us any information about his real name.

The books noted below will throw further light about many items noted therein the text :—

(1) Persian Miniature-Painting by Binyon, Gray and Wilkinson London, 1933 p. 183 – 90.

(2) La Miniature Persane by Amenag Bey Sakisian Paris 1929, p. 118 – 19.

(3) Manaqib-i-Hunarwaran by Mustafa Ali, Istanbul, 1926 p. 62 – 4.

(4) Tuhfa-i Sami of Sam Mirza Extract about artists by Principal Muhammad Shafi, Oriental College Magazine, Lahore, February 1934.

(5) Introduction to Persian Art by A. U. Pope, London, 1930, fig. 44.

(6) Les Calligrapheset les Miniaturistes de l'Orient Musalman Par. C. Hurat. Paris 1908 p. 222, 325.

At the end I would again express my gratitude to my dear friends Mr. J. V. S. Wilkinson who provided the MS and Moulvi M. Inayat Ullah who has calligraphed it for the press. Prof. H. M. Shairani kindly helped to correct some doubtful points in the text.

M. A. CHAGHTAI.

Nov. 3rd, 1936.

Punjab Educational Press, Lahore.

12. 4. The same six great calligraphists as pupils of Yaqut have also been noted by other writers such as Majnun bin Mahmud Rafiqi, etc., and the whole history of Calligraphy hinges on these six.

12. 7. Abdullah Sairafi, the great calligraphist, is the author of a Treatise on Calligraphy of which two MSS. are in the Library of the Juma Masjid, Bombay. A MS. of Ibn Khallikan dated 756 A. H. calligraphed by him (State Library of Hyderabad Deccan, No. 994), is one of the best specimens of his work.

12. 8. Attar and Khush Raqam two calligraphists.

15. 3. Unanimouly Mir Ali of Tabrez is regarded the originator of Nasta'liq style whose best extant specimen is found in the British Museun Add. 18, 113, the Kulyat of Khwaju Kirmani dated 798 A. H. Mr. Pope has given a specimen of a fine Nasta'liq style in his 'Introduction to Persian Art.' fig. 44. Mr. Pope regards it as work of Mir Ali of Tabrez but the fact is this that someone has practiced on his style.

21. 11. لوح ارتنگی *Lauh-i-Artangi*—the artist's palette.

22. 6. Ahmad Musa, artist of great merits whose work was first exhibited in the Inter. Ex. 1931. *vide* Persian Painting, 1933, items 174—5.

23. 3. Amir Ali and Mir Ali of Tabrez (p. 15) is perhaps one and the same person.

29. 7. Amir Ruh Ullah Mirak was one of the teachers of Bahzad the great and also he was a great inscription writer.

and the other this text of Dost Muhammad. Although apart from these, scattered information is available in Tarikh Rashidi, Habib-us-Syyar, Tuhfa Sami, Lataif Namah Fakhri. Principal Muhammad Shafi, the editor of the Oriental College Magazine has already published the information found in the Tuhfa Sami, Tarikh Rashidi, Babur Namah, Lataif Namah Fakhri, etc. The information in these books is generally of a contemporary nature even including that of Dost Muhammad.

In the following some points have been briefly amplified with reference of page and line :—

6. 6. آخرون مرجون الخ in the text there is a long quotation from Quran which I could not exactly follow, only from the words I could trace it —Surah Tobah, 105.

7. 11. Shah Tahmasap, his brothers and his sons were great experts and patrons of arts.

8. 3. Bahram Mirza the son of Shah Ismail Safwi was born from the daughter of a Turkmoman of Mawsil and he died young in 957 A. H.

8. Dost Muhammad, the compiler was the librarian of Bahram Mirza and incharge of the arrangements of the albums as one of them is still preserved in the Istanbul Library as noted above to which he had added, the same text published here, as an introduction.

10. 3 Abu Abdillah Muhammad bin Ali, bin Muqla the minister died in 328 A. H.

11. Ibn Bawwab died in 423 A. H. and burried at Boghdad.

12. Jamal-ud-Din Yaqut Musta'simi d. 667 A. H.

a great calligraphist of the days of Shah Tahmasap. He really means this very Dost Muhammad. Moreover, in the same album from which this text is taken there are pictures, one of a Safwi Prince and a cup-bearer holding each other in red, blue and lilac colours upon a golden back ground, which is a very clever study, and another picture shows a couple just like the former one and equally interesting. These studies of Dost Muhammad must have been valued much in his own time. The signatures of "Master Dost" on both are obvious. The specimens of calligraphy in the same album include some pieces of verses in Nastaliq, one of them is signed—"Dost Muhammad Musawwir". A'li does not ignore the mention of this artist but he mentions him as a Qatai'i (Carver) as well as a musawwir. One specimen of calligraphy is found in another collection *Vieux Serail, Istanbul, which is signed – Dost Muhammad* son of Suleyman dated 938 A. H. = 1531 A. D. at Herat. One study of Nastaliq style bears the words – 'Dost Muhammad, son of Nizam-ul-Mulk' which leads to the conclusion that perhaps - Dost Muhammad's father's name was Suleyman and Nizam-ul-Mulk was his title. Monsieur Huart has cited one Dost Muhammad of Herat, the pupil of Qasim Shadi Shah who had copied a Quran in Taliq style and was favoured with a great reward by Shah Tahmasap and in another place he mentions that Dost Muhammad, the engraver, the son of Abdullah Qatai'i was quite upto the style of his father and one Sang Ali of Badakhshan was his pupil. I think M. Hurat has based his information on the authority of A'li because almost the same we find in his work ***Manaqib-i-Hunarwaran.***

Since long I am in search of some old text giving us a compedious information about the calligraphists and miniature-painters but I fail to get such text with the exception of A'li Mustafa Affendi's (d. 1008 مناقب هنروران

which was also announced later on in the *Persian Miniature Painting* by Dr. Binyon, Basil Grey and Wilkinson of the British Museum in 1933, in which as an appendix, the puport of the second half of the text, containing the account of the miniature-painters, has already been made, but I am sure that by this time it has not been published and do not expect that it will be published in the near future. Under these circumstances keeping in view its immediate need and importance I am taking the lead to publish it for the scholars.

As I have noted above this text serves the purpose of an introduction to the Album along with which it is bound up and the same practice of getting such introductions written for such albums has been common with the Muslim chiefs. I believe, this is why Moulana Dost Muhammad, the writer, has not given any particular name to his text. But he has given in a chronogram in the colophon of its date of compilation which shows that he composed it in 953 A. H. I myself have given it a chronogrammatic name حالات هنروران =952 A.H. The difference of one is not a very serious one. I find that this name also suits the topic taken up by the writer.

Both Shah Tahmasap and Bahram Mirza, the sons of Shah Ismail, the Sultan of Persia, (907—930 A. H.) were not only poet but experts in the arts of painting, calligraphy, music He is the same Bahram Mirza whose grand-daughter Qandhari Begam was married to Shah Jahan in 1019 A. H., the Mughul Emperor of India even before the marriage of Mumtaz Mahal, in whose honour Shah Jahan had built her mausoleum to-day known as Taj Mahal, one of the wonders of the world.

About Moulana Dost Muhammad we find in the *A'lam Arai Abbasi* that one Moulana Dost Herati was

INTRODUCTION

The text, published here under the name حالات هنروران *Accounts of Artists*—A Treatise on Calligraphists and Miniature-Painters, was first noticed by the Turkish scholar Dr. Mehmet Aga Oghlu, the editor of *Ars Islamica*, America, bound up with the album in the Topkapu Serai Library, Istanbul, known as the Album of Abul Fath Bahram Mirza. In 1932. when I met in the British Museum Mr. J. V. S. Wilkinson (Oriental Room) British Museum and Dr. Laurence Binyon, then incharge of the Print and Drawing Room, British Museum. I expressed my plan of compiling a Dictionary of the Mussalman Miniature-Painters. They showed a keen interest and promised every possible assistance, accordingly Mr. Wilkinson kindly gave me nineteen photographs of the same text which were masterly calligraphed in Nasta'liq style with a richly decorated heading. I copied them with his kind permission. Its author Dost Muhammad of Herat, as we gather from the text, was both calligraphist and miniature-painter and employed as a librarian under Bahram Mirza, the brother of Shah Tahmasap, then the ruling Sultan of Persia. Fortunately the text comes down to us through an album still known after Bahram Mirza's name who was a great bibliophile of those days. Dost Muhammad had added this text as an introduction to that album, (p. 8., 8—12) because he, himself being an expert employee of the prince, was the only proper person who could do it most adequately. Moreover there is every reason to believe that it is the original MS. which was then transcribed by Dost Muhammad himself. To expect another copy of it would be futile.

Mr. Wilkinson had very kindly told me of the intention of Dr. Agha Oghlu to publish the same text immediately,

Can be had of either direct from the Editor or any bookseller, Price Sh. One.

A TREATISE

ON

CALLIGRAPHISTS AND MINIATURISTS

حالاتِ ہنروران

BY

DOST MUHAMMAD

The Librarian of Bahram Mirza (d. 1550)

EDITED BY

M. ABDULLAH CHAGHTAI.

1936

CHABUK SAWARAN

LAHORE.

A TREATISE

ON

CALLIGRAPHISTS AND MINIATURISTS

حالات هنروران

BY

DOST MUHAMMAD

(The Librarian of Behram Mirza (d. 1550)

EDITED BY

M. ABDULLAH CHAGHTAI

1936

CHABUK SAWARAN

LAHORE